سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۲۴ اپریل بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

کل بعد نماز عصر حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات بھر بے چینی رہی۔ پھر دوائی سے نیند آئی۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۴ اپریل۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ آجکل کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۲۳ اپریل۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں دعا کی اہمیت اس کی عظیم الشان برکات اور قبولیت دعا کی شرائط پر روشنی ڈالی۔ اسی ضمن میں آپ نے حالیہ بارشوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گندم کی فصل کو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھے آمین۔

○ ربوہ ۲۴ اپریل۔ پرسوں سے یہاں مطلع ابر آلود تھا کل سارا دن ابر چھایا رہا اور وقفہ وقفہ کے ساتھ ہلکی بارش ہوتی رہی۔ آج صبح مطلع صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے

○ لاہور (بذریعہ ڈاک) محترم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری جو پچھلے دنوں بعارضہ بخار بہت بیمار رہے ہیں۔ آجکل جنرل ہسپتال گورنمنٹ میں داخل ہیں۔ ۲۱ روز کے بعد بخار تو اتر گیا تھا لیکن بخار کچھ ایسا زہریلا اثر چھوڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے سینے میں شدید درد کی تکلیف رہتی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ۔ آج مورخہ ۲۴ اپریل بروز ہفتہ تربیتی کلاس کے اجلاس میں محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ "جماعت احمدیہ پر اعتراضات اور ان کے جوابات" کے موضوع پر دات کے پونے نو بجے مسجد محمود میں تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں:

(منتظم تربیتی کلاس)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے

درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے

"یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے، تو پھر یہ استخفاف ہے۔ بیعت بازیچہ اطفال نہیں ہے۔ درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ جب صحابہؓ مسلمان ہوتے تو بعض کو ایسے امور پیش آتے تھے کہ احباب رشتہ دار سب سے الگ ہونا پڑتا تھا۔ حضرت عمرؓ ابوجہل کے ساتھ اسلام سے پہلے ملتے تھے .... آخر جب مسلمان ہوئے پھر وہ دوستیاں، وہ تعلقات جو ابوجہل اور دوسرے مخالفوں سے تھے یک لخت ٹوٹ گئے اور انکی جگہ ایک نئی اخوت قائم ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ ملے اور پھر ان پہلے تعلقات کی طرف کبھی خیال تک نہ آیا۔

غرض اس سلسلہ میں جو ابتلاؤں کا سلسلہ ہوتا ہے بہت سی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں اور بہت سی موتوں کو قبول کرنا پڑتا ہے ہم قبول کرتے ہیں کہ ان انسانوں میں جو اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان میں بعض بزدل بھی ہوتے ہیں اور شجاع بھی ہوتے ہیں۔ بعض ایسے بزدل ہوتے ہیں کہ صرف قوم کی کثرت کو دیکھ کر ہی الگ ہو جاتے ہیں۔ انسان بات کو تو پورا کر لیتا ہے مگر ابتلاء کے سامنے ٹھہرنا مشکل ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ یعنی کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ایمان لائیں اور امتحان نہ ہو۔ غرض امتحان ضروری شے ہے۔ اِس سلسلہ میں جو داخل ہوتا ہے، وہ ابتلاء سے خالی نہیں رہ سکتا۔"

(الحکم مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ اپریل ۶۵ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آغاز سے ہی فارسی میں اشعار کہتے رہے ہیں چنانچہ آپ کی ان فارسی نظموں کو بھی شائع کیا گیا ہے جو آپ نے قبل از دعوےٰ لکھی ہیں۔ نہایت عارفانہ کلام ہے۔ انسان ان اشعار کو پڑھ کر جھومنے لگتا ہے۔ جو لوگ فارسی شاعری کا مذاق رکھتے ہیں وہ اس کی شہادت دے سکتے ہیں۔ شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب جو عام طور سے شاہ صاحب کہلاتے تھے جن کے متعلق علامہ اقبال مرحوم نے کہا ہے ؎

مجھے اقبال اس سید کے گھر سے فیض پہنچا ہے
پلے جو اسکے دامن میں ہیں وہ کچھ بن کے نکلے ہیں

سکاچ مشن سکول اور مرے کالج میں عمر بھر عربی زبان کے معلّم رہے ہیں۔ راقم الحروف کو بھی فخر حاصل ہے کہ چھٹی جماعت سے لے کر بی۔اے تک آپ سے پڑھتا رہا ہے۔ نہ صرف عربی بلکہ گھر پر کالج کے ایام میں آپ سے فارسی بھی پڑھی ہے۔

انہی دنوں کا ذکر ہے کہ راقم الحروف اور خواجہ عبدالقیوم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کوئٹہ جو اب ربوہ میں مقیم ہیں شاہ صاحب کے علم کدہ میں پڑھنے کے لئے آئے ہوئے تھے کہ علامہ اقبال مرحوم بھی اتفاقاً آگئے اور چٹائی پر ہی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپ بھی ہمیشہ چٹائی پر بیٹھ کر لکھتے رہتے تھے۔ شاہ صاحب سے مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ راقم الحروف کو یاد ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف زبانوں میں شاعری کے متعلق ذکر ہوا تو علامہ نے کہا کہ آپ کا اردو کلام تو کچھ زوردار نہیں مگر فارسی کلام بڑا زوردار ہے۔ عربی کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ شاہ صاحب نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔

یہ واقعہ اس وجہ سے اب یاد آگیا ہے کہ وکیل التبشیر سیکرٹری احمدیہ مسلم فارن مشن ربوہ مغربی پاکستان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند فارسی نظموں کا (Precious Pearls) پریشس پرلز کے نام سے انگریزی میں ترجمہ شائع کیا ہے۔ ترجمہ بھی نظم میں ہے اور بڑی حد تک سلیس زبان میں کیا گیا ہے لکھائی چھپائی اور گٹ اپ نہایت اعلےٰ ہے اور اس قابل ہے کہ دوست اس کو بطور تحفہ پیش کریں قیمت کتاب پر درج نہیں ہے دفتر وکالت تبشیر ربوہ سے مل سکتا ہے۔ اصل اور انگریزی ترجمہ کا ایک نمونہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

اے خدا اے چارۂ آزار ما

اے خدا اے چارۂ آزار ما
اے علاج گریہ ہائے زار ما
اے تو مرہم بخش جان ریش ما
اے تو دلدار دل غم کیش ما
از کرم برداشتی ہر بار ما
واز تو ہر بارو بر اشجار ما
بندۂ درماندہ باشد دل طپاں
ناگہاں درماں بر آری از میاں
عاجزے را ظلمتے گیرد براہ
ناگہاں آری برو صد مہر و ماہ
حسن و خلق و دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام
آں خردمندیکہ او دیوانہ ات
شمع بزم است آنکہ او پروانہ ات

(براہینِ احمدیہ حصہ چہارم صـ۵۲۴)

MY ONLY RECOURSE

O Thou, my Lord God!
My only Recourse
In all my troubles
And griefs! O Thou
That provideth the remedy
For all the wounds
I have suffered in my Life!
O Thou that befriendeth
My grieving heart!
In Thine infinite mercy,
Thou hast taken
On Thyself every burden
Of mine; and it is due
To Thee alone that my trees,
My efforts, bear fruit!
To a man who sits worn out
And tired, heavy of heart,
And burning with grief,
Dis-spirited, in despair,
All of a sudden,
Out of the darkness,
Thou bringest welcome
Relief! A helpless mortal
Finds himself overtaken
By darkness on the way:
But all of a sudden,
Thou maketh a hundred
Suns and moons to rise on him!
Beauty of all Kinds; all the good
Qualities of character;
All the power to inspire
Love, end with Thee;
And after a man has gained
Communion with Thee,
He has no need to seek
The favour or friendship,
Or Love, of anyone else!
He who is crazy in Thy paths,
He alone is really wise;
And the one who flies
To Thee, like a moth,
He is the one that becomes
Like unto a candle,
To keep the assemblage
Illumined and bright!

(پریشس پرلز صـ۲ و صـ۳)

اعمال پروں کی طرح ہیں

"اعمال پروں کی طرح ہیں۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور ان اعلےٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو ان کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس فہم سے کام نہ لیں تو جو کام ان سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں۔ مثلاً شہد کی مکھی میں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی اور اسیطرح نامہ بر کبوتر جو ہوتے ہیں ان کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے۔ کس قدر دُور دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں اور خطوط کو پہنچاتے ہیں۔ اسیطرح پر پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں۔ پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اسکی رضا کے لئے ہے یا نہیں۔" (ملفوظات جلد چہارم صـ۴۳۹)

صحابہ کرامؓ کا نقش قدم

اس راستہ کے خاتمہ پر بیتِ حرم ہے
چلئے کہ صحابہؓ کا یہی نقش قدم ہے
اس آگ میں پڑ جاؤ کہ نمرود کی ہے آگ
یہ آگ براہیمؑ کا گلزار ارم ہے
یہ کوئے محبت ہے نہ جنت ہے نہ دوزخ
یہ خوئے صنم ہے نہ کرم ہے نہ ستم ہے
اسلام میں اسود ہے نہ ابیض ہے نہ احمر
مؤمن کا وطن ہے نہ عرب ہے نہ عجم ہے
تو نیّر جو تو چاہے عمل نامے میں لکھ لے
کردار ترے ہاتھ میں خود لوح و قلم ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی

بعثت کا مقصد

از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں بھی آپؑ کی بعثت کا ایک بڑا مقصد یہی بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

ولوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ۔ انار اللّٰہ برھانہ۔ کنت کنزاً مخفیاً فأحببت ان اعرف۔ یاقمر یاشمس۔ انت منّی وانا منک۔ اذا جاء نصر اللّٰہ وانتھی امر الزمان الینا وتمّت کلمۃ ربک۔ الیس ھذا بالحق۔ لاتصعّر لخلق اللّٰہ ولاتسئم من الناس ووسّع مکانک وبشّر الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدقٍ عند ربّھم۔ (تذکرہ طبع دوم ۶۲۵)

یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی معلق ہوتا تو مسیح موعودؑ اسے وہاں سے بھی لے آتا۔ یا اس ایمان و یقین کے مقام کو آسمان سے اتار کر زمین پر قائم کر دیتا۔ خدا تعالیٰ مسیح موعودؑ کی حجت کو روشن کرے گا۔ یعنی مسیح موعودؑ اس کے خلفاء اور اس کے بزرگ صحابہؓ اور اس کے معجزات و نشانات اس بات پر دنیا کے لئے روشن حجت ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ واقعی موجود ہے اور اس کے ساتھ کامل اور پاک تعلق استوار کیا جا سکتا ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ میں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں اور اسی مقصد کے لئے میں نے تجھے دنیا میں بھیجا ہے کہ میری مخلوق میرا سچا عرفان و یقین حاصل کرے اور میرے ساتھ کامل تعلق استوار کر کے اس کی دائمی برکات سے مالا مال ہو۔ پھر فرماتا ہے اے قمر اے سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔ یعنی کبھی تو قمر کی طرح دنیا میں چمک کر آسمانی سورج کے وجود پر گواہ بنے گا۔ جس سے تو روشنی حاصل کرتا ہے اور کبھی خدا خود قمر بن کر تیری سچائی کی روشنی کا اپنے نشانات کے ذریعہ سے گواہ بنے گا۔ یعنی کبھی تو ندا نما ہو گا۔ کبھی خدا تیری سچائی پر گواہ بنے گا۔ پھر فرماتا ہے جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا اور تیرے رب کی تمام پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی۔ تب کہا جائے گا کہ اے لوگو بتاؤ کہ کیا یہ شخص جو مسیح موعود بنا کر دنیا میں بھیجا گیا کیا یہ حق پر نہ تھا۔ کیا اس کی بعثت کے تمام مقاصد پورے ہوئے یا کہ نہیں؟ پھر فرماتا ہے کہ دنیا اتنی کثرت سے تیری طرف یا تیرے اظلال کی طرف رجوع کرے گی کہ بظاہر ان سے ملاقات دشوار ہو جائے گی۔ تیرے اور تیرے تابعداروں کے لئے ان کا قیام و طعام بظاہر بڑا مشکل ہو جائے گا۔ مگر چاہیئے کہ تو اور تیرے متبعین مخلوق خدا کی آمد پر چیں بجبیں نہ ہوں اور لوگوں کی کثرت ملاقات و کثرت آمد سے تھک نہ جائیں۔ مثلاً جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کے ادا کرنے میں ماندہ نہ ہوں۔ ہاں یہ ضروری بات ہے کہ تجھے اپنے مکانوں کو وسیع کرتے رہنا ہو گا۔ جتنے مکان گویا تیرے متبعین اپنے مرکز میں بنائیں گے۔ میں اتنی کثرت سے لوگوں کو لایا کروں گا کہ وہ ہر سال ناکافی ثابت ہوا کریں گے۔ اور تجھے یہ دائمی حکم ہو گا کہ وسع مکانک۔ اپنے مکانات کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جاؤ۔ کیونکہ تیرے لئے زمین و آسمان کے خدا کی یہی تقدیر ہے کہ جو مکان تو بناتا چلا جائے گا۔ ہم اسے پُر کرتے چلے جائیں گے۔ اپنے ساتھیوں اور متبعین اور اپنے سلسلہ کے سچے خادموں کو یہ خوشخبری بھی سنا دے۔ کہ ان کے ایمان اور ان کی خدمتوں کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے ظاہری و باطنی طور پر ان کے لئے زمین و آسمان پر ایک بلند اور اعلیٰ مرتبہ مقدر کیا ہوا ہے جو انہیں مل کر رہے گا۔

بعثت مسیح موعودؑ کے اس پہلے مقصد کی نسبت پر اگر ہم اپنے کردار و عمل کا محاسبہ کریں تو احمدیت کی فتح کا سب سے پہلے جائزہ ہمیں اس رنگ میں لینا چاہیئے کہ کیا احمدیت نے یعنی احمدیت کے پیش کردہ زندہ و تابندہ ایمان اور اللہ تعالیٰ کے متعلق حق الیقین نے ہمارے دلوں میں گھر کر لیا ہے یا نہیں یا ابھی تک ہم قرآن کریم کی اسی آیت کے مصداق ہیں کہ

قالت الاعراب اٰمنّا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا ولمّا یدخل الایمان فی قلوبکم

کہ بدوی لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ اے رسول تو انہیں کہہ دے کہ تم ابھی مومن نہیں بنے۔ ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ اطاعت کے ظاہری نظام میں ہم داخل ہو گئے ہیں۔ لیکن ابھی ایمان نے تمہارے دلوں میں گھر نہیں کیا۔

ہمارے لئے احمدیت کی فتح وہی ہے جو خود اپنے جسم، دماغ اور قلب سے شروع ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہی ہمارا حقیقی اوڑھنا بچھونا بن جائے۔ صرف اس کی رضا کی ہی ہمیں ہر دم تلاش ہو۔ دنیا کے مراتب اور عہدوں سے ہم بے رغبتی کریں۔ سوائے اس کے کہ ان میں ہمیں اپنے خدا کی رضا نظر آئے۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بعض عربی اشعار میں فرماتے ہیں کہ

حبٌّ لنا فبحبّہ نتجنّب
وعن المنازل والمراتب نرغب
انتم تمیلون الی النعیم واننا
ملنا الی وجہٍ یسرّ ویطرب

کہ ہمارا ایک محبوب ہے جس کی محبت سے ہم پانی کی مشک کی طرح بھرے ہوئے ہیں۔ دنیا کے مراتب اور جاہتوں کی ہمیں کوئی بھی پرواہ نہیں۔ اور ان سے ہم بے رغبتی کرتے ہیں۔ لوگ ہمیشہ دنیا اور اس کی نعماء کی طرف جھکتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ہم ایک ایسے چہرے کی طرف جھک گئے ہیں۔ جو خوشی اور طرب پہنچاتا ہے۔

دوسرا مقصد

بعثت مسیح موعودؑ کا دوسرا مقصد قرآن کریم کی آیت کریمہ میں یہ بیان ہوا ہے کہ الھدیٰ کے علاوہ دین حق کو بھی لائے گا۔ اور اسے دنیا کے تمام ادیان اور فلسفوں اور مکاتب ہائے فکر پر غالب کر کے دکھا دے گا۔ اور دین میں اقتصادی، معاشرتی، سیاسی الغرض ہر رنگ میں اسلام کی برتری کو ظاہر کرے گا۔ لیظھرہ علی الدین کلّہ خواہ وہ لوگ جو اپنا مطلوب و مقصود بنانے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ دنیا کو بھی شریک کرتے ہیں۔ وہ اس کو کتنا ہی ناپسند کریں۔ (ولو کرہ المشرکون)

گویا مسیح موعودؑ کی بعثت کے وقت اسلام انتہائی ضعف و بے کسی کی حالت میں ہو گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بے کسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

اسی طرح فرماتے ہیں ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

یعنی احمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دین بےکس ہو چکا ہے۔ اس کا کوئی بھی رشتہ دار و یار غم خوار نہیں ہے۔ ہر شخص بس اپنے ہی کام میں مشغول ہے دین احمد سے کسی کو بھی کچھ سروکار نہیں ہے۔ یزید کی فوجوں کی طرح ہر طرف کفر جوش مار رہا ہے۔ امام زین العابدین کی طرح دین حق بیمار و بےکس پڑا ہے۔

الغرض قرآن کریم کی متذکرہ بالا آیت کریمہ میں بعثت مسیح موعودؑ کا دوسرا بڑا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے الہاماً فرمایا کہ

یحی الدین ویقیم الشریعۃ
(تذکرہ طبع دوم ۱۷)

یعنی مسیح موعودؑ دین کو زندہ کرے گا۔ اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اسی مضمون کو قرأت و روایت کے متن کے اختلاف کے ساتھ ثریا والی حدیث میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

لو کان القراٰن معلقاً بالثریا لنالہ رجلٌ من ابناء فارس

یعنی ایک فارسی النسل مرد، قرآن کو ثریا سے واپس دوبارہ دنیا میں لے آئے گا

پس بعثت مسیح موعودؑ کا دوسرا بڑا مقصد خدمت قرآن و اشاعت تعلیم فرقان اور اسلام کا تمام دیگر ادیان پر غلبہ ہے۔

ضمناً یہ امر قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی پروگرام کا دائمی مرکز قادیان کو قرار دیا گیا۔ اور اسی مقصد کی خاطر اللہ تعالیٰ عارضی جدائی کے بعد خدمت قرآن کے دائمی مرکز میں تمام احمدیت کو ایک دن

والپس لے جائے گا۔ چنانچہ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے قادیان کی واپسی کو خدمت قرآن کے ساتھ مقرون رکھا ہے۔ جیسے کہ فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِی فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ
لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ۔ اِنِّی
مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً
یَاْتِیْكَ نُصْرَتِیْ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ
ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰی۔
(تذکرہ طبع دوئم ص۳۱۴)

یعنی وہ خدا جس نے خدمت قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ یا فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیری مدد کروں گا۔ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ میں ہی رحمٰن خدا ہوں جو بزرگی اور بلندی سے مخصوص ہوں یعنی میرا ہی بول بالا ہوگا۔

اِس مقصد کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم تمام دنیا پر غالب آجائے۔ تمام دیگر ادیان اس کے مقابل پر ناقص اور کمزور ثابت ہو جائیں۔ اور روئے زمین پر ایک مربع انچ جگہ بھی ایسی نہ رہے جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح کا نقارہ نہ بجایا جائے اور جہاں اسلام کا جھنڈا سر بلند نہ ہو سے

قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

اسی مقصدِ بعثت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔"

پس یہ امر ظاہر ہے کہ بعثت مسیح موعودؑ کے نتیجہ میں مقدر ہے کہ اسلام دنیا پر غالب آجائے اور تمام بنی نوع انسان دینِ واحد میں جمع ہو جائیں اور تمام دنیا کے لئے صرف ایک ہی مذہب ہو اور ایک ہی پیشوا دنیا حقیقی اخوت کی سلک میں پروئی جائے اور حقیقی امن کا منہ دیکھے۔

ادیانِ باطلہ میں سے سب سے پہلے اسلام کو ان ایام میں عیسائیت کے عالمگیر غلبہ کا مقابلہ کرکے

یکسر الصّلیب

کی پیشگوئی کو پورا کرنا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت عیسائی منّاد اپنی فتح کے شادیانے بجا رہے تھے۔ چنانچہ مشہور عیسائی منّاد ڈاکٹر جان ہنری بیروز ۱۸۹۷ء میں امریکہ سے ہندوستان آیا اور انہوں نے برّصغیر ہند کا طوفانی دورہ کرکے جگہ جگہ لیکچر دیئے اور عیسائیت کے عالمگیر غلبہ کا ایسا ڈھنڈورا پیٹا کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔ چنانچہ انہوں نے عیسائیت کے غلبہ و استیلاء کا ذکر کرتے ہوئے بڑے طمطراق سے اعلان کیا:۔

"آسمانی بادشاہت پورے کرۂ ارض پر محیط ہوتی جارہی ہے۔ آج دنیا بھر میں اخلاقی اور فوجی طاقت، علم وفضل، صنعت وحرفت، اور تمام تر تجارت ان اقوام کے ہاتھ میں ہے جو آسمانی ابوّت اور انسانی اخوت کی مسیحی تعلیم پر ایمان رکھتے ہوئے یسوع مسیح کو (اپنا نجات دہندہ) تسلیم کرتی ہیں۔"
(بیروز لیکچرز ص۱۹)

اسلامی ملکوں میں عیسائیت کی دن دونی رات چوگنی ترقی کا فاتحانہ انداز میں ذکر کرتے ہوئے اس نے کہا:۔

"اب میں اسلامی ملکوں میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار اگر ایک طرف لبنان پر جلوہ فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کے نور سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتحال اس آنیوالے انقلاب کا پیش خیمہ ہے جب قاہرہ۔ دمشق اور تہران خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمک صحرائے عرب کے ٭

٭ بعدہٗ آپ نے ایک لمبی اجتماعی دعا کرائی۔ شام کے ساڑھے پانچ بجے آپ چھاؤنی میں تشریف لے گئے وہاں پر غیر از جماعت اصحاب ایک دعوت میں مدعو تھے آپ نے اس میں شرکت فرمائی۔ شام کو سوا چھ بجے آپ احباب سے رخصت ہو کر لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
کی

ضلع سیالکوٹ میں اہم دینی مصروفیات

تحصیل ڈسکہ کی مجالس اطفال الاحمدیہ کا اجتماع موسے والا میں ۲۔ اپریل ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوا جس میں ۱۵ مجالس سے اطفال اور خدام شامل ہوئے۔ ½ ۱۲ بجے دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ موسے والا تشریف لائے آپ کھیل کے میدان میں تشریف لے گئے جہاں تمام موجود احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ خطبہ جمعہ بھی آپ نے ہی ارشاد فرمایا۔ مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد احسن طور پر بجالانے کی تاکید کرتے ہوئے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور صحابہ کی مثالیں بیان کیں۔ نیز آپ نے نصیحت فرمائی کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم دین اسلام کی سربلندی کے لئے جدوجہد کرتے چلے جائیں اور آپس کے جھگڑوں کو بھول کر آسمانی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صلح جوئی پیار و محبت سے بھائیوں کی طرح رہیں۔ یہی جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت ہے۔

نمازِ جمعہ کے بعد آپ کی زیرِ صدارت اجتماع کا اختتامی اجلاس شروع ہوا تلاوت قرآنِ کریم ونظم کے بعد مکرم نائب مہتمم صاحب اطفال نے دورہ کی رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ مکرم مہتمم صاحب اطفال اور مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے تقاریر کیں۔ ان کے بعد صدرِ محترم نے اپنا خطاب شروع کیا۔

آپ نے بچوں کے کام پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے خدام کو ان سے نمونہ پکڑنے کی نصیحت کی اور فرمایا کہ حقیقی طور پر ہمارے محبت کرنے اور پورے دل سے فدا ہو جانے کا مستحق صرف اللہ تعالےٰ ہے۔ اسی سے محبت کرنی چاہیئے۔ ماں۔ باپ۔ مربی۔ استاد غرضیکہ ہر محبت کرنے والے شخص کی محبت دراصل خدا تعالےٰ کی محبت کا ہی پرتو ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ سے ہی محبت کرنی چاہیئے اور چونکہ خدا کا رسولؐ اور والدین خدا تعالےٰ کی محبت کے مظہر ہوتے ہیں اس لئے ان کی اطاعت بھی ہمارا فرض ہے۔

اس اثر انگیز خطاب کو کم و بیش دو ہزار سامعین نے سننے کی سعادت حاصل کی۔ غالب اکثریت غیر از جماعت احباب پر مشتمل تھی۔ مکانوں کی چھتوں پر مستورات کا ہجوم تھا۔ دعا کے بعد آپ بعض احباب کی خواہش پر ان کے گھروں میں تشریف لے گئے اور دعا کروائی۔ ½ ۵ بجے واپس روانہ ہوئے اور براستہ ڈسکہ ½ ۷ بجے سیالکوٹ پہنچے۔ مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ نے دعوتِ طعام کا اہتمام کیا ہوا تھا جس میں جماعت کے معززین اور عہدیداران بھی شامل تھے دعوتِ طعام کے بعد جماعتی تربیت اور عام دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

نماز فجر کے بعد صدر محترم نے مسجد احمدیہ میں درس قرآن کریم دیا۔ آپ نے اچھوتے انداز میں خدا تعالےٰ کی صفاتِ اربعہ کی تشریح کی اور انعمت علیہم۔ مغضوب علیہم۔ ضالین کی تشریح کرتے ہوئے سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان فرمائی۔

اس کے بعد دیر تک سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا پھر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کا اجلاس ہوا۔ آپ نے کارکنوں کی حاضری لی اور پچھلے اجلاسوں میں غیر حاضر کارکنوں کا محاسبہ بھی کیا پھر آپ نے فرداً فرداً تعارف حاصل کیا۔ آپ نے اصلاح و ارشاد کی طرف خاص توجہ دلائی۔

یہاں سے فارغ ہو کر ناشتہ کے بعد آپ دوستوں کے ہمراہ وہ مقامات دیکھنے تشریف لے گئے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیام پذیر رہے۔ وہاں بڑی پُرسوز دعا کروائی۔

نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد آپ نے سیالکوٹ کے احباب سے عموماً اور خدام سے خصوصاً خطاب فرمایا۔

آپ نے خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ احساس ذمہ داری پیدا کریں اور اپنے دلوں میں تبدیلی پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا بلالؓ سعد بن معاذؓ۔ سعد بن ربیعؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ جنہوں نے بیش قیمت قربانیاں کیں۔ جب ان کی روحیں آسمان سے جھانک کر آپ لوگوں کی طرف دیکھیں گی تو وہ کیا کہیں گی۔ چاہیئے کہ آپ میں سے کسی کے سینہ میں سعد بن ربیعؓ کا دل دھڑک رہا ہو اور کسی کے سینہ میں سعد بن معاذؓ کا دل دھڑک رہا ہو۔ اور کسی کے سینہ میں بلالؓ کا دل دھڑک رہا ہو۔ ان کے وجود تو دنیا میں نہیں رہے مگر ان کے مثیل ہم بن سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا یہ وہ جگہ ہے کہ جس کو مسیحِ وقت نے اپنا دوسرا وطن قرار دیا ہے اور یہاں پر مسیح موعودؑ نے ابتدائی ایام میں قوم کے درد میں پگھل کر درد والحاح سے دعائیں کیں جو عرش پر مقبول ہوئیں۔ آپ نے دوستوں کو دعاؤں پر زور دینے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وطنِ ثانی میں رہ کر ہر لحاظ سے نمونہ پیش کرنے کی نصیحت فرمائی۔

جو بہت سکو جیرق ہیں دی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہو گی اور بالآخر وہاں اس صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ حقیقی اور واحد خدا کو اور

تاریخ احمدیت کا ایک سنہری ورق

یورپ کی ایک مسجد کے سلسلہ میں احمدی خواتین کا قابلِ رشک اخلاص

(مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے)

آج جبکہ جماعت احمدیہ کو یورپ کے ایک ملک ڈنمارک میں تعمیر مسجد کا مسئلہ درپیش ہے۔ اور اس کارِ خیر کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے جماعت کی خواتین نے بیڑا اٹھایا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تاریخ احمدیت کا وہ سنہری ورق جو ۱۹۲۳ء سے تعلق رکھتا ہے مستورات کے ازدیادِ ایمان و عمل کے لئے پھر پیش کیا جائے۔ لیکن اس سے پہلے یہ امر واضح کر دینا ضروری ہے کہ ہماری بہنوں کا وہ چندہ جس کا سطور ذیل میں ذکر ہے ۲۴-۱۹۲۳ء میں جرمنی کی غیر مستقل سیاسی صورت حال اور بعض دیگر ناگزیر مشکلات کی وجہ سے جرمنی کی مسجد کے کام نہ آسکا مگر احمدی خواتین کی قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خواتین کے اسی چندہ سے لندن میں ایک مسجد تعمیر کروادی۔ جو یورپ میں جماعتِ احمدیہ کی سب سے پہلی مسجد ہے۔ جماعت کی خواتین کے طبقہ کے لئے یہ شرف کوئی معمولی شرف نہیں۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

دوسرا امر قابلِ وضاحت یہ ہے جیسا کہ سطور ذیل سے ظاہر ہوگا کہ اخلاص سے کی ہوئی قربانی خواہ وہ مقدار میں کتنی ہی چھوٹی ہو تاریخ میں ایک اہم مقام حاصل کر لیتی ہے۔ پس آج کے زمانہ کی خواتین کو بھی یہ امر مستحضر رکھنا چاہیئے کہ جس قدر اخلاص سے وہ اپنے امام کے حضور قربانیاں پیش کریں گی وہ اسی قدر اہم مقام تاریخِ احمدیت میں حاصل کر لیں گی۔ لیجئے اب تاریخِ احمدیت کا وہ ورق جو اس وقت پیش کرنا مقصود ہے مطالعہ فرمائیے۔

احمدی خواتین کا اخلاص

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایک عرصہ سے جرمنی میں تعمیر مسجد کے لئے جدوجہد فرما رہے تھے آخر ستمبر ۱۹۲۲ء میں مولوی مبارک علی صاحب لندن سے برلن بھیجے گئے انہوں نے حضور کی ہدایت پر وہاں زمین کا انتظام کر لیا جس پر حضور نے ۲ فروری ۱۹۲۳ء کو یہ تحریک فرمائی کہ مسجد برلن کی تعمیر خواتین کے چندہ سے ہو۔ اس تحریک نے احمدی خواتین کا مطمح نظر بلند کر کے ان میں اخلاص و قربانی اور خدائیت و للّٰہیت کا ایسا زبردست ولولہ پیدا کر دیا کہ (متحدہ) ہندوستان کی اسلامی تاریخ میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اور اگر ملتی ہے تو صرف قرونِ اولیٰ کی صحابیات رضی اللہ عنہن میں!!

چنانچہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو ایک جائیداد میں سے پانچ سو روپے کا حصہ ملا تھا جو آپ نے سب کا سب چندہ میں دیدیا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ایک ہزار روپیہ دیا۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت ام داؤد رضی اللہ عنہا (اہلیہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ) اور بیگم صاحبہ خان بہادر حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے مقدور بھر حصہ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اہل بیت بھی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری مبارکہ خواتین سے اپنی قربانی میں پیچھے نہیں رہے۔ حضرت ام ناصر رضی اللہ عنہا کو حضور کی طرف سے ایک رقم ملی تھی جس کا نصف آپ نے وصیت میں اور باقی اس تحریک میں دے دیا۔ مرحومہ حضرت امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا نے ایک سو روپیہ پیش کیا۔ حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک گلوبند بھی دیا اور کچھ نقدی بھی۔

قادیان کی دوسری خواتین میں سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ، حضرت قاضی امیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ کے گھر والوں اور حامدہ بیگم صاحبہ (دختر حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ) نے نمایاں حصہ لیا۔ ایک نہایت غریب و ضعیف بیوہ جو پٹھان اور بہا جر تھی اور سونٹی لے کر بمشکل چل سکتی تھی۔ خود چل کر آئی اور حضور کی خدمت میں دو روپے پیش کر دیئے۔ یہ عورت بہت غریب تھی۔ اس نے دو چار مرغیاں رکھی ہوئی تھیں جن کے انڈے فروخت کر کے اپنی کچھ ضروریات پوری کیا کرتی تھی باقی دفتر کی امداد پر اس کا گزارہ چلتا تھا۔ ایک پنجابی بیوہ عورت نے جس کے پاس زیور کے سوا کچھ نہ تھا اپنا ایک زیور مسجد کے لئے دے دیا۔ ایک اور بیوہ عورت جو کئی یتیم بچوں کو پال رہی تھی اور زیور اور مال میں سے کچھ بھی پیش کرنے کے لئے موجود نہ تھے اپنے استعمال کے برتن ہی چندہ میں دے دیئے۔ ایک خاتون نے اپنا زیور چندہ میں دے دیا تھا دوبارہ گھر گئی کہ بعض برتن بھی لا کر حاضر کر دوں اس کے خاوند نے کہا کہ تو زیور دے چکی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میرے دل میں اس قدر جوش پیدا ہو رہا ہے کہ اگر خدا اس کے دین اور اس کے رسولؐ کے لئے ضرورت پیش آئے (اور اب ممکن اور جائز ہو) تو میں تجھے بھی فروخت کر کے چندہ میں دے دوں یہ الفاظ گو ہرگز قابلِ تعریف نہیں تھے نہ شرعاً نہ اخلاقاً مگر ان سے اس جوش کا ضرور اندازہ ہو سکتا ہے جس نے ایک غیر تعلیم یافتہ عورت کا جذبہ فدائیت ان الفاظ میں ظاہر کر دیا۔ ایک بھاگلپوری دوست کی بیوی دو بکریاں لئے السلام میں پہنچی اور کہا کہ ہمارے گھر میں ان کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ یہی دو بکریاں ہیں جو قبول کی جائیں۔

قادیان کے باہر کی مستورات نے بھی قربانی کے قابلِ رشک اور قابلِ فخر نمونے دکھائے۔ چنانچہ اہلیہ صاحبہ کپتان عبدالکریم صاحب (سابق کمانڈر انچیف ریاست خیرپور) نے اپنا کُل زیور اور اعلےٰ کپڑا چندہ میں دے دیا۔ اس قسم کے اخلاص کا نمونہ چوہدری محمد حسین صاحب صدر قانونگوئی سیالکوٹ سیٹھ ابراہیم صاحب۔ خان بہادر محمد علی خاں صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر چکدرہ (بتول) حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ ڈاکٹر اعظم علی صاحب جالندھری۔ خان بہادر صاحب غلام محمد خان صاحب گلوٹون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر (والد ماجد قاضی محمد اسلم صاحب) میاں محمد الدین صاحب واصل باقی نویس کے خاندان کی مستورات نے بھی دکھایا۔"

(تاریخ احمدیت حصہ پنجم صفحہ ۳۷۶ تا صفحہ ۳۷۸)

مسجد احمدیہ چھاؤنی سیالکوٹ کا افتتاح

جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ نے گزشتہ سال کے آخر میں چھاؤنی میں مسجد احمدیہ تیار کی۔ جس کا افتتاح ۱۱ اپریل ۱۹۶۵ء کو عمل میں آیا۔ اس روز صبح ۹ بجے مسجد احمدیہ کے میدان میں شہر سیالکوٹ کے ساٹھ اطفال الاحمدیہ نے ٹورنامنٹ کا پروگرام بنایا اور کبڈی، دوڑ۔ پیغام رسانی اور فٹ بال کے مقابلوں میں حصہ لیا اور وقارِ عمل کر کے مسجد کے صحن کی مٹی وغیرہ ٹھیک کی اور صفائی کی۔ یہ پروگرام ۱۲½ بجے تک رہا۔ اس کے بعد تمام اطفال مسجد میں آگئے اور سب نے اکٹھے کھانا کھایا۔ نماز ظہر کے لئے شہر اور چھاؤنی سے احباب جماعت تشریف فرما تھے۔ نماز ظہر مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ نے پڑھائی تین بجے "یوم والدین" کا پروگرام مسجد ہذا میں منایا گیا۔ یہ پروگرام مربّی ضلع سید احمد علی سیالکوٹی کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مختلف بچوں نے تقریریں کیں اور نظمیں پڑھیں جس کے بعد خاکسار نے صدارتی تقریر کی اور بچوں کو ضروری نصیحتیں کیں اس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو متقی اور دیندار نمازیوں سے آباد رکھے اور اس مسجد کو جماعت کی روحانی۔ علمی اور دینی ترقی کا موجب فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مربّی انچارج جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ)

درخواستِ دُعا

میری ہمشیرہ لیڈی ڈاکٹر نعیمہ داؤد پوتا کو جو زیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد میں ہسپتال کی انچارج تھیں ۱۴ اور ۱۵ اپریل کی درمیانی شب کو حیدر آباد میں بڑے ہی سفاکانہ طریق پر قتل کر دیا گیا۔ قبل اس کے کہ کوئی وہاں پہنچتا حملہ آور فرار ہو چکے تھے۔ تاحال ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اس واقعہ سے ایک ہفتہ پہلے ان کے گھر میں چوری ہوئی تھی۔

ہمارے خاندان کے لئے یہ ایک دل ہلا دینے والا جانکاہ صدمہ ہے جس نے ہم سب کو بے حد متاثر کیا ہے۔ احباب جماعت خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد درویشان قادیان اور جماعت کے بزرگوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہمارے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس صدمہ کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ کے لئے ہمیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

فہیمہ اعجاز الحق بیگم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ڈینٹسٹ

S/B بہاولپور ہاؤس۔ لاہور

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرسکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مثل نمبر ۱۵۸۷۷:- میں شریف احمد ولد شیر محمد مرحوم قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن نواب شاہ ڈاک خانہ نواب شاہ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری موجودہ جائداد غیر منقولہ والد صاحب مکرم کی وفات کے بعد سے ابھی تک ان کے ترکہ کی تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے مشترکہ ہے لیکن اطلاع کروں گا کہ میری موجودہ جائداد یہ ہے۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد بصورت تجارت دکانداری وغیرہ کے یک صد روپے ماہوار ہے مندرجہ آمد جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اگر میں زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں اور یا میرے مرنے کے بعد جو بھی جائداد ترکہ ثابت ہو اس سے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد شریف احمد کاندار بقلم خود۔ گواہ شد محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم الدین جٹ ونس انسپکٹر وصایا حال نواب شاہ۔ گواہ شد خورشید الرب ولد قاضی عبد الرزاق صاحب مرحوم انسپکٹر بیت المال حال نواب شاہ گواہ شد ڈاکٹر عبد القدوس مارکیٹ روڈ نواب شاہ۔

مثل نمبر ۱۶۹۳۳:- میں محمد دین ولد چوہدری میاں بخش صاحب پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن چک ۵۳/۳ تحصیل ننکانہ ڈاک خانہ بچیکی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ فروخت کپڑا تقریباً ۵۰ روپے ماہوار کے قریب ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد بعد ازاں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی میری وصیت تاریخ منظوری سے جاری کی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا محمد دین۔ گواہ شد چوہدری سید محمد ولد کرم الٰہی صاحب۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ

مثل نمبر ۱۷۷۱۵:- میں نصیرہ بیگم زوجہ عبد الجبار خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی چک ۹۸ ج ب/۲ ڈاک خانہ ۹۸ ج ب/۲ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے حق مہر مبلغ یک صد روپے بالیاں طلائی دو عدد وزنی یک تولہ قیمتی -/۱۳۳ روپے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں جب بھی کوئی آمد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی۔ الامۃ نصیرہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد عبد الجبار بقلم خود گواہ شد عبد الکریم خان سیکرٹری مال۔

نوٹ: میں اپنی بیوی کے حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں العبد عبد الجبار بقلم خود۔ گواہ شد عبد الحمید خان کاٹھ گڑھی گواہ شد عبد الکریم خان سیکرٹری مال۔

نمبر ۱۷۷۱۶:- میں سعیدہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم آتش قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن فرنٹیر شوگر ملز تخت بھائی مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد ایک جوڑی طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ قیمتی مبلغ -/۱۳۱ روپے اور حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ ہیں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں اگر میں اور جائداد پیدا کروں تو میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ الامۃ سعیدہ بیگم گواہ شد محمد ابراہیم آتش۔ گواہ شد میاں محمد حسین سیکرٹری مال جماعت مردان۔

نوٹ: میں مبلغ -/۵۰۰ روپے اپنی بیوی کے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد محمد ابراہیم آتش خاوند موصیہ۔ گواہ شد بشیر احمد ونیس گواہ شد۔ میاں محمد حسین سیکرٹری مال۔

مثل نمبر ۱۷۷۱۷:- میں چوہدری غلام غوث ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم جٹ بندیشہ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۲۷ء ساکن علی پور ڈاک خانہ جودھ پور براستہ سرائے سدھو ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین واقع موضع نور پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان ۱۲ بیگھہ مالیتی ساڑھے دس ہزار روپے ہے اس کے علاوہ نمبرداری کا ایک میں نے آدمی سربراہ دیا ہوا ہے اس میں نصف پنجوترہ شرعی میں وصول کرتا ہوں جو کہ ہر سال کم و بیش ہوتا ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اپنی جائداد کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کروں گا۔ ورنہ میرے ورثاء اس وصیت کے حصہ کی ادائیگی کے پابند ہوں گے۔ العبد۔ چوہدری غلام غوث نمبردار۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد خان سیکرٹری مال۔ گواہ شد۔ رحمت علی زعیم مجلس انصار اللہ۔

مثل نمبر ۱۷۷۱۸:- میں رضیہ بیگم زوجہ چوہدری اسحاق منصور صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چھور چک ۱۷ حال ساندہ خورد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی آمد نہیں اگر میں کوئی آمد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حق دار ہوگی اور میں ادا کروں گی۔ میرا حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ہے جو کہ میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ رقم ۱/۱۰ کے حساب سے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کروں گی۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ گلو بند وزنی ۳ تولے قیمتی -/۳۷۵ روپے کانٹے وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۲۵ روپے مندریاں دو عدد وزنی ۱/۲ تولہ قیمتی ۶۲/۵۰ روپے کل ۵۶۲/۵۰ روپے۔ الامۃ رضیہ بیگم۔ گواہ شد اسحاق منصور۔ گواہ شد سلیم احمد سیکرٹری مال

نوٹ: میں مبلغ -/۱۰۰۰ روپے حق مہر اور ۵۶۲/۵۰ روپے زیور کل ۵۶۲/۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد اسحاق منصور۔ خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ عزیز احمد دفتر وصیت۔

مثل نمبر ۱۷۷۲۰:- میں محمد قاسم خان ولد نذر احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد قاسم خان ابن مولوی نذر احمد خان صاحب محلہ دار الصدر شرقی - ربوہ گواہ شد۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری محلہ دار الصدر شرقی - ربوہ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ ربوہ

مثل نمبر ۱۷۷۲۱:- میں قاضی منیر احمد ولد قاضی محمد نذیر صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے۔ العبد۔ قاضی منیر احمد ابن قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری محلہ دار الصدر شرقی ربوہ گواہ شد۔ قاضی محمد نذیر لائل پوری محلہ دار الصدر شرقی۔ ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ ربوہ۔

چندہ برائے نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

مندرجہ ذیل احباب نے ۱/۳/۶۵ تا ۳۱/۳/۶۵ فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضان کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان احباب کی جملہ پریشانیوں اور بیماریوں کو اپنے فضل سے دُور فرمائے آمین

یہ فہرست صرف ان احباب کی ہے جن کی رقم دس روپیہ یا اس سے زائد ہے۔ نیز احباب جماعت صدقات دیتے وقت اپنے غریب و نادار بیمار بھائیوں کے علاج کا خیال رکھیں اور رقوم ہسپتال بھجوائیں۔ خاکسار:۔ مرزا منور احمد

نام	روپے — پیسے
ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بھکر ضلع میانوالی	۴۰ — ۰۰
میاں عبدالمالک صاحب محمد نگر لاہور	۱۵ — ۰۰
محمد احمد صاحب ایم ایس سی ریسرچ آفیسر واپڈا لاہور	۱۰ — ۰۰
منصورہ ریاض صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰ — ۰۰
نور زینب صاحبہ اہلیہ میاں محمد شفیع صاحب سیالکوٹ	۱۵ — ۰۰
بیگم صاحبہ لفٹیننٹ محمد اسلم صاحب کیڈٹ کالج پشاور	۲۰ — ۰۰
چوہدری بی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۵۰ — ۰۰
شیخ رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	۲۵ — ۰۰
ملک حمید احمد صاحب ایڈووکیٹ دیپالپور	۱۰ — ۰۰
حسن آفتاب صاحبہ بیگم اسلم خان صاحب صوابی ضلع مردان	۱۰۰ — ۰۰
رسول بی بی صاحبہ اہلیہ مفتی فضل الرحمن صاحب مرحوم جودھامل بلڈنگ لاہور	۱۰ — ۰۰
عبدالکریم صاحب ٹھار ایسٹرن سائیکل کمپنی سیالکوٹ	۲۵ — ۰۰
حضرت بیگم صاحبہ نواب محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم پام ویو لاہور	۱۰ — ۰۰
شیخ ناصر احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ اوکاڑہ	۲۰ — ۰۰
بیگم سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰ — ۰۰
ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کمالیہ لاہور	۲۵ — ۰۰
بیگم صاحبہ کرامت اللہ صاحب کراچی	۲۰ — ۰۰
طالبات جامعہ نصرت ربوہ بذریعہ سپرنٹنڈنٹ صاحبہ ہوسٹل	۱۰ — ۰۰
مس امۃ الباسط صاحبہ طالبہ جامعہ نصرت ربوہ	۱۰ — ۰۰
بیگم نصرت ممتاز بیگم صاحبہ معرفت کرنل ایس ایم صاحب لاہور	۱۵ — ۰۰
ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۱۰ — ۰۰
بیگم صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب گلبرگ لاہور	۱۵ — ۰۰
چوہدری شبیر حسین صاحب مری روڈ راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ میر آباد حیدر آباد	۳۰ — ۰۰
ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب ڈی ایم ایس لاہور جنرل ہسپتال	۵۰ — ۰۰
محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال گلگت	۱۲ — ۰۰
فقیر محمد صاحب سٹور کیپر گلگت	۱۰ — ۰۰
کشور بیگم صاحبہ سعودی عرب	۱۱۰ — ۰۰
بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب لاہور	۱۰ — ۰۰
بشیر احمد صاحب مبشر میڈیکو ملتان	۱۰ — ۰۰
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۰ — ۰۰
عبدالسلام صاحب منہاس والد صاحب مرحوم سرگودھا	۲۰ — ۰۰
رشیدہ مشتاق صاحبہ "	۲۰ — ۰۰
حمید اللہ صاحب لاء کالج لاہور	۱۰ — ۰۰
خلیفہ عبدالمنان صاحب "	۲۵ — ۰۰
میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان	۱۰ — ۰۰
آفتاب احمد صاحب گوجرانوالہ	۱۰ — ۰۰
زرین صاحبہ اہلیہ عبدالوحید صاحب پراچہ سرگودھا	۱۰۰ — ۰۰
محمد عبداللہ صاحب حافظ آباد	۱۰ — ۰۰
لجنہ اماء اللہ جہلم	۱۱ — ۰۰
عبدالغنی صاحب دارالنصر ربوہ	۱۵ — ۰۰
حمیدہ بیگم صاحبہ مصری شاہ لاہور	۱۵ — ۰۰
نور الٰہی صاحب چک ۲۶/ج ب کلاں ضلع لائل پور	۱۲ — ۰۰
شیخ قدرت اللہ صاحب ریلوے برج انسپکٹر لاہور	۲۰ — ۰۰
بیگم غلام شبیر صاحبہ معرفت میاں احمد منصور صاحب چک ۱۱۷ NA	۲۵ — ۰۰
جماعت احمدیہ ملتان شہر بذریعہ غلام رسول صاحب سیکرٹری مال	۲۶ — ۰۰
سلیم احمد صاحب سیکرٹری مال سنت نگر لاہور	۱۲ — ۰۰
اہلیہ صاحبہ محمد عبداللہ خان صاحب سید پور روڈ راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
پیر انوار الدین صاحب سٹلائٹ ٹاؤن "	۳۰ — ۰۰
والدہ صاحبہ چوہدری محمد افضل صاحب چک ۲۵ ضلع شیخوپورہ	۴۰ — ۰۰

(باقی)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

ہمارے رواں مالی سال کی پہلی ششماہی ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اس لحاظ سے تدریجی بجٹ کے مطابق کم از کم نصف بجٹ کی ادائیگی ہو جانی چاہیئے تھی۔ تمام مجالس کو ان کے بجٹ اور وصولی کے گوشوارے بھجوائے جا رہے ہیں۔ جس سے ان کو اپنی اپنی مالی پوزیشن کا علم ہو جائے گا۔

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ وہ چندہ جات کی وصولی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور اگر کوئی کمی ہو تو پوری فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ الفرقان نصف قیمت پر

رسالہ الفرقان مندرجہ ذیل قسم کے اصحاب کے نام ایک سال کے لئے چھ روپے کی بجائے تین روپے میں جاری کرایا جا سکتا ہے۔

(۱) غیر مسلم کے نام جاری کرایا جائے۔
(۲) غیر از جماعت دوست کے نام جاری کرایا جائے۔
(۳) احمدی طالب علم کے نام جاری کرایا جائے۔
(۴) ایسا غریب احمدی اپنے نام جاری کرائے جو پورا چندہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔

نوٹ:۔ یہ رعایت ایک مخیر دوست کے عطیہ سے ہے اور اس سے فائدہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء تک ہی اٹھایا جا سکتا ہے۔ اب یہ آخری دفعہ اعلان ہے۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

— • مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی کافی عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ محمد ظفر اقبال ہاشمی لاہور

— • میرے چچا جان ماسٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب کافی عرصہ سے پیٹ کی تکلیف سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ عبدالستار دہلوی دفتر الوصیت ربوہ

— • میں عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہوں۔ امۃ اللہ بیگم ممبر لجنہ اماء اللہ کلاس والہ

— • میرے والد مکرم مرزا برکت علی صاحب آف آبادان بغداد میں دل کے عارضہ سے شدید بیمار ہو گئے ہیں۔ امۃ الکریم بنت مرزا برکت علی صاحب آف آبادان

— • میرا مقدمہ ہائی کورٹ میں بصورت اپیل دائر ہے۔ فتح محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دلاور چیمہ تحصیل وزیر آباد

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

میرے بھائی چوہدری احمد خان صاحب جو ایک سال سے دل اور سینہ کے مختلف عوارض میں مبتلا تھے۔ میو ہسپتال میں قریباً ایک ماہ زیر علاج رہنے کے بعد ۸/۴/۶۵ کو بعمر ۶۳ سال ہمیں داغ مفارقت دے کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۹/۴/۶۵ کی صبح کو بعد نماز فجر محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کرنے کے بعد مکرم و محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا فرمائی۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو لڑکے اور ۵ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے ایک لڑکا اور تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ مرحوم مقامی جماعت کے ایک اہم رکن تھے۔ ہر تحریک پر عملی نمونہ پیش کرنے میں پیش پیش رہتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(چوہدری) غلام رسول سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ضرورت مالی

جامعہ احمدیہ میں ایک مالی کی ضرورت ہے جو پھولوں کے کام سے اچھی طرح واقف ہو۔ یہ مستقل اسامی ہے احباب فوری طور اپنی درخواستیں میرے نام ارسال فرما دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت و حسب قواعد ہوگی۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

"اقبال میموریل لیکچرز" کے سلسلہ میں ریڈیو پاکستان سے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی تقریر

"پاکستان میں بھی ایسے عظیم سائنسدان پیدا ہوں گے جو ابن سینا اور البیرونی جیسی ذہانت کے مالک ہوں"

کراچی ـــــ صدر مملکت کے سائنسی مشیر اعلیٰ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اِس خیال کا اظہار کیا ہے کہ آج سے آٹھ سو سال پہلے کے دورِ فردوسی کی طرح ڈاکٹر اقبال کے دور یعنی موجودہ زمانہ میں ایسے عظیم سائنسدان پیدا ہوں گے کہ جو ذہانت اور روشن دماغی میں ابن سینا اور البیرونی کے ہم پلہ ہوں۔ آپ نے اِس خیال کا اظہار مورخہ ۲۱۔ اپریل ۱۹۶۵ء کو "اقبال میموریل لیکچرز" کے سلسلہ میں ریڈیو پاکستان سے تقریر نشر کرتے ہوئے کیا۔ ریڈیو پاکستان کے قومی پروگرام کے تحت نشر ہونیوالے ان میموریل لیکچرز کا آغاز آپ ہی کے لیکچر سے ہوا۔ آپ نے اپنے لیکچر میں جو اِس سلسلہ کا سب سے پہلا لیکچر تھا مشرق کے فلسفی شاعر کو شاندار الفاظ میں خراج پیش کیا۔

پروفیسر عبدالسلام نے اِس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ ریڈیو پاکستان نے علامہ اقبال کی یاد میں لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا ہے آپ نے کہا ڈاکٹر اقبال ایک سچے فلسفی کی حیثیت سے اِس بات کے قائل تھے کہ فلسفیانہ اندازِ فکر میں عدلیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی ترقی سائنسی میدان میں نت نئی دریافتوں کیساتھ وابستہ ہے۔ آپ نے کہا علامہ اقبال نے مذہبی فکر کی تعمیرِ نو کے موضوع پر اپنے لیکچروں میں بار بار فزکس کے شعبے میں ایسی ترقی پر زور دیا ہے جو فلاسفی میں نیا اندازِ فکر پیدا کرے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا کسی تہذیبی نظام میں کسی عظیم شاعر یا عظیم مصنّف یا انسانیت کے کسی عظیم علمبردار کا پیدا ہونا اکیلے واقعہ کے طور پر نہیں ہوتا۔ اُس کے ساتھ ہی ایسے لوگ بھی منصۂ شہود پر آتے ہیں جو سائنس اور فلسفہ میں نمایاں حیثیت کے حامل ہوں۔

آپ نے نیچر کی تفہیم و ادراک میں اتحاد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نیچر میں اتحاد کی تلاش اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ خود انسانی تاریخ تہذیب و تمدن کے آغاز سے ہی انسان ان چیزوں کے بارہ میں جو اس کے گردوپیش ظہور میں آتی رہتی ہیں حیرت کا اظہار کرکے مختلف قسم کے سوال پوچھتا رہا ہے۔ ان تمام سوالوں میں قدرِ مشترک کے طور پر ایک خواہش شروع ہی سے کارفرما رہی ہے اور وہ یہ کہ ان سوالوں کے جواب جب اور جیسے بھی منظرِ عام پر آئیں چند عمومی اصولوں سے ہی مستنبط ہونے چاہئیں۔

آپ نے کہا ہمیشہ ہی سے انسان اس بات پر پختہ یقین رکھتا چلا آرہا ہے کہ کائنات کے نظام کو چلانے والے بنیادی قوانین میں لازماً اتحاد، سادگی اور یکسانیت ہونی چاہئیے۔ فزکس کے بنیادی قوانین میں اتحاد، ہم آہنگی اور حُسن کے موجود ہونے پر انسان کا یہ ایمان و ایقان اس کے لئے بہت مثمر ثمرات ثابت ہوا ہے۔

"اقبال میموریل لیکچرز" کا افتتاح وزیر اطلاعات و نشریات جناب خواجہ شہاب الدین کے خصوصی پیغام سے ہوا۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ علامہ اقبال کے متعلق لیکچروں کا یہ سلسلہ علامہ کے پیغام کو سمجھنے میں مدد دے گا۔ جناب خواجہ شہاب الدین نے اپنے پیغام میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا ڈاکٹر عبدالسلام (جن کے لیکچر سے "اقبال میموریل لیکچرز" کے سلسلہ کا آغاز ہو رہا ہے) نے ایک سائنسدان کی حیثیت سے اپنے درخشندہ کیریئر میں جو کام کیا ہے اور جدید طبعیات کے علم میں یادگار اضافہ کرکے ہمیشہ قائم رہنے والا جو کارنامہ سرانجام دیا ہے قوم کو اس پر فخر ہے۔"

(پاکستان ٹائمز ۲۲۔ اپریل ۱۹۶۵ء)

قُرب اس کا نہیں پاتا نہیں پاتا، محمود
نفس کو خاک میں جبتک نہ ملائے کوئی

(کلامِ محمود)

ایک الوداعی تقریب

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۶۵ء کو مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودہا ڈویژن کے اعزاز میں ان کے سروس سے ریٹائر ہونے پر ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا جس میں بعض مقامی احباب کے علاوہ تعلیم کے ڈویژنل اور ضلعی افسران نیز متعدد ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان نے بھی ربوہ تشریف لاکر شرکت کی۔ چنانچہ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب کے علاوہ مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب پی۔ ای۔ ایس انسپکٹر آف سکولز سرگودہا ڈویژن، مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بی۔ ای۔ ایس ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودہا ڈویژن، مکرم سیّد زیڈ۔ اے حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز سرگودہا، مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودہا ڈسٹرکٹ، مکرم شیخ عبدالمجید صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ، مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ نارمل سکول چنیوٹ، مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ہیڈ ماسٹر اصلاح ہائی سکول چنیوٹ اور سیّد اعجاز علی شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی۔ سی ہائی سکول لالیاں و صدر ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن جھنگ اِس خصوصی الوداعی تقریب میں شریک ہوئے۔

دعوتِ طعام کے بعد بہت پُرلطف غیر رسمی گفتگو کے دوران مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب انسپکٹر آف سکولز سرگودہا ڈویژن اور مکرم سیّد اعجاز علی شاہ صاحب صدر ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن جھنگ نے تعلیمی لحاظ سے مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب کی شاندار خدمات اعلیٰ صلاحیتوں اور فرائضِ منصبی کی انجام دہی میں مشنری سپرٹ کے قابلِ تقلید مظاہرہ کو بہت سراہا اور اس طرح انہیں نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین و خراجِ عقیدت پیش کیا جس کے بعد یہ تقریب نہایت خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

ایک اہم لیکچر

ربوہ ۲۴۔ اپریل ـــ کل مورخہ ۲۵۔ اپریل بروز اتوار تربیتی کلاس کے اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ شام کے پونے نو بجے مسجد محمود میں "ہستی باری تعالیٰ" کے عنوان پر خطاب فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوکر استفادہ کریں۔

(منتظم تربیتی کلاس)

مکرم چوہدری احمد خان صاحب کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم چوہدری احمد خان صاحب سکنہ دھیر کے کلاں ضلع گجرات بتاریخ $\frac{4}{65}$ ۸ بروز جمعرات بعمر ۶۱ سال میو ہسپتال لاہور میں ایک ماہ زیرِ علاج رہنے کے بعد وفات پاگئے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ وہ برادرم مکرم چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام مسجد لنڈن حال سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور اور مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سیکنڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کے منجھلے بھائی تھے۔ $\frac{4}{65}$ ۹ کو بروز جمعہ بعد نماز فجر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دُعا کرائی۔

مرحوم اپنی زمیندارہ حیثیت میں جماعتی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور دیگر کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز ان کی بیوہ اور بچوں کے لئے بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے، اور مرحوم کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(چوہدری فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ)